سید ابوذر بخاری

حیاتِ مستعار

اب یہ آنکھیں نہیں غم کی تصویر ہیں ، اور کہاں وقف تھیں اشک تر کے لئے
رونا قسمت میں تھا اس لئے ایک دن ، رو لئے ہم بہت عمر بھر کے لئے
زندگی کٹ گئی راہ کو دیکھتے ، منتظر ہم رہے راہ بر کے لئے
اتنی لمبی شب غم گزاری مگر ،، صرف ایک لمحۂ مختصر کے لئے
وادیٔ چشم سے چشمۂ اشک تر ، پھوٹ کر جو بہا مثل سیلاب تھا
"ارضِ قلب و جگر اس سے شاداب ہے ، یہ ہے تمثیل اِک بحر و بر کے لئے
میرے "محبوب" کی ذات نام ایک ہے ، اس کا گھر قبلہ، قبلہ نما ایک ہے
میرا دل،روح، ایک اور جبیں ایک ہے، اس کے سجدے ہیں اِک سنگ در کے لئے
آئے دنیا میں ہم جب تو روتے ہوئے ، لوگ ہنستے تھے آنے کے انداز پر
کاش اب جائیں عقبیٰ کو ہنستے ہوئے ، رونا ہوگا مگر سارے گھر کے لئے
دھیرے دھیرے بنا جسم روح آگئی ، ایسے ہی روئیں روئیں سے نکلے گی جاں
ایسی تعمیر و تخریب لازم ہوئی ، جسم و جاں اور جنّ و بشر کے لئے
میں چلا جاؤں گا آخرت کی طرف ، میرے غم کی نہایت بھی ہوجائے گی
سوچتا ہوں کہ کیا ان پہ بیتے گی جو ، وقف تھے خندۂ پُر شرر کے لئے
جب چھوئیگا رگِ دل کو پیکِ اجل ، ہوش ہوگا نہ پھر جان و ایمان کا
ایسی مشکل گھڑی میں کرم کیجئے ، آپ سے ہے دعاء درگزر کے لئے
جسم خاکی چلے گا جو سوئے عدم ، جان عاجز کو کیسے قرار آئے گا
چار شانوں کے مرکب پہ ہوگا رواں ، آدمی اتنے لمبے سفر کے لئے
روح کا ایک تعلق رہے گا مگر جسم سے ، جیسے سورج کا دھرتی سے ہے
پتلا رہ جائے گا قبر ہی میں پڑا ، روح اُڑ جائے گی مستقر کے لئے